سوال

(932) عورت کا کرتہ پہننا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورتیں جو آج کل "کرتہ" نامی لباس استعمال کرتی ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ حلال ہے یا حرام؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آج کل ’کرتہ‘‘ نامی جو لباس معروف ہوا ہے اس کا پہننا جائز نہیں ہے۔

صحیح مسلم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

صنفان من اہل النار من امتی لم ارہما بعد نساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات علی رؤوسہن کأسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا ورجال معہم سیاط مثل أذناب البقر یضربون بہا عباد اللہ

’’میری امت میں دو قسم کے لوگ جہنمی ہوں گے، میں نے ابھی تک انہیں دیکھا نہیں ہے۔ عورتیں ہوں گی کپڑے پہنے ہوئے مگر ننگی، دوسرے کو اپنی طرف مائل کرنے والی، ان کے سروں کے جوڑے ایسے ہوں گے جیسے کہ بختی اونٹنیوں کے کوہان، یہ جنت میں داخل بھی نہ ہوں گی بلکہ اس کی خوشبو تک نہیں پاسکیں گی۔ اور مرد ہوں گے، ان کے پاس کوڑے ہوں گے جیسے کہ بیلوں کی دمیں ہوں، اللہ کے بندوں کو ان کے ساتھ مارتے پھرتے ہوں گے۔‘‘ ([1])

اس فرمان کی تفسیر یہی کی گئی ہے کہ یہ عورتیں ایسے لباس پہنتی ہوں گی جو ان کی ستر پوشی نہیں کرتے ہوں گے۔ کہنے کو تو یہ کپڑے پہنے ہوں گی مگر فی الحقیقت عریاں اور بے لباس ہوں گی، مثلاً اتنا مہین اور باریک لباس جس سے ان کے جسم کا رنگ جھلکتا ہوگا، یا تنگ اور فٹ لباس جو ان کے انگ انگ مثلاً سرین اور بازوؤں وغیرہ کا حجم اور جسامت ظاہر کرتا ہوگا۔ چاہئے کہ عورت کا لباس ایسا موٹا اور کھلا ہو جو اسے چھپا لے، اس کے جسم اور اعضاء کی جسامت ظاہر نہ کرے۔ ایک پہلو اس مسئلے کا یہ ہے۔

اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس میں فرنگی عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرما ہے:

مَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَہُوَ مِنہُم

''جوکسی قوم کی مشابہت اختیار کرے تو وہ ان ہی میں سے ہوا۔''(سنن ابی داود، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرة، حدیث:4031 ومسند احمد بن حنبل:2/50، حدیث:5114،5115۔)

اور یہ الفاظ بھی آئے ہیں :

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا

''جوہمارے غیر کی مشابہت اپنائے وہ ہم میں سے نہیں۔''(سنن الترمذی، کتاب الاستئذان، باب کراھیة اشارة الید بالسلام، حدیث:2695 ومسند احمد بن حنبل:2/199، حدیث:6875۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 666

محدث فتویٰ